سوال

(234)فرض نماز کے بعد اجتماعی دعا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

نماز باجماعت کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا اجتماعی طور پر ثابت ہے یا نہیں ؟ اگر کسی وقت کرلی جائے اور کبھی نہ کی جائے تو کیا یہ جائز ہے یا نہیں ؟ کون سا طریقہ صحیح ہے ۔ اگر کوئی کرنے والوں کے ساتھ دعا نہ کرے تو گناہ گار تو نہیں ہوگا ؟ (ابو طاہر محمدی خانیوال)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

نماز باجماعت کے بعد امام اور مقتدیوں کا ہاتھ اٹھا کر اجتماعی دعا کرنا ثابت نہیں ہے ، اس بات کی صراحت حافظ ابن تیمیہ ، حافظ ابن قیمؒ نے فرمایا :

"واما الدعاء بعد السلام من الصلوة مستقبل القبلة اوالمامومين فلم یکن ذلک من ہدیہ صلی اللہ علیہ وسلم اصلاولاروي عنہ باسناد صحیح ولاحسن"

نماز کے اختتام پر سلام کے بعد قبلہ رخ ہوکر یا مقتدیوں کی طرف چہرہ کرکے دعا کرنا نبی کریم ﷺ سے اصلا ثابت نہیں ہے ۔ یہ بات کسی صحیح اور حسن سند بھی مروی نہیں ہے ۔ (زاد المعاوج ج1 ص257 طبع مؤسستہ الرسالتہ بیروت)

جب ایک بات صراحتاًثابت ہی نہیں ہے اور سلف صالحین سے اس پر نکیر بھی ثابت ہے تو بعض عمومی دلائل کی رو سے اس پر خواہ مخواہ زور دینا اور اجتماعی دعا نہ کرنے والوں پر فتویٰ لگانا انتہائی غلط اور مذموم حرکت ہے ۔

بعض لوگ فرض نماز کے بعد انفرادی دعا میں رفع یدین کے بارے میں چند روایات پیش کرتے ہیں :

1) وعن محمد بن ابي يحيى الاسلمی قال : رايت عبداللہ بن الزبير ورای رجلا رافعا يديہ يدعوا قبل ان يفرغ من صلوتہ.فلما فرغ منہا قال : ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یکن يرفع يديہ حتی يفرغ من صلوتہ

(تحفۃ الاحوذي ج ١ ص245 ومجمع الزوائد ج10 ص169 ، واللفظ لہ بحوالہ طبرانی وقال : رجالہ ثقات)

اس روایت کا خلاصہ یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نماز کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا فرماتے تھے ۔

تحقیق: اس روایت کی مکمل سند امعجم للطبرانی کے مطبوعہ نسخہ سے غائب ہے لیکن حافظ ابن کثیرؒ نے اس روایت کی سند کو ہمارے لیے محفوظ کرلیا ہے۔ والحمدللہ

فرماتے ہیں: رواہ الطبرانی عن سلیمان بن الحسن العطار عن ابی کامل الجحدري عن الفضل (!) بن سلیمان عنه به"

یعنی میں یہ روایت المعجم الکبیر للطبرانی (ج13۔14 ص92ح324) میں مل گئی ہے اس کا راوی الفضل بن سلیمان النمیری جمہور محدثین کے نزدیک ضعیف راوی ہے۔ صحیحین میں اس کی تمام روایات شواہد ومتابعات کی وجہ سے صحیح ہیں لیکن یہ روایت شاہد یا متابع نہ ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے۔ دیکھئے السلسلۃ الضعیفہ للالبانی (6/56ح 2544)

لہذا یہ سند ضعیف ہے۔ نیز دیکھئے میری کتاب ہدیۃ المسلمین حدیث: 22)

2) عَنِ الفَضلِ بنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيهِ وَسَلَّم: الصَّلَاةُ مَثنَى مَثنَى، تَشَهَّدُ فِي كُلِّ رَكعَتَينِ، وَتَخَشَّعُ، وَتَضَرَّعُ، وَتَمَسكَنُ، وَتُقنِعُ يَدَيكَ، يَقُولُ: تَرفَعُهُمَا إِلَى رَبِّكَ، مُستَقبِلاً بِبُطُونِهِمَا وَجهَكَ، وَتَقُولُ: يَا رَبِّ يَا رَبِّ، (سنن ترمذی مع تحفۃ الاحوذی ج1 ص299ح385)

اس کا راوی عبداللہ بن نافع بن العمیاء مجہول ہے جیسا کہ تقریب التہذیب (3658) اور تحفۃ الاحوذی میں لکھا ہوا ہے۔

امام بخاری نے فرمایا: "لم یصح حدیثه "اس کی حدیث صحیح نہیں ہے۔ (التاریخ الکبیر 5/213)

امام ابن خزیمہ نے بھی اس روایت کے ثابت ہونے میں شک کیا ہے۔ (صحیح ابن خزیمہ ج2 ص221)

صحیح ابن حبان میں مجھے یہ روایت نہیں ملی اور نہ امام ترمذی نے اسے صحیح کہا ہے۔ واللہ اعلم

خلاصۃ التحقیق: یہ روایت ضعیف ومردود ہے۔

3) عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رفع یدیہ بعد ما سلم وہو مستقبل القبلۃ۔۔۔ الخ

(تفسیر ابن کثیر ج1 ص542 تفسیر سورۃ النساء آیت :98 بحوالہ ابن ابی حاتم وتحفۃ الاحوذی ج1 ص245)

اس روایت کا خلاصہ یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سلام کے بعد قبلہ رخ ہوکر ہاتھ اٹھا کر دعا فرمائی تھی۔ اس روایت کا ایک راوی علی بن زید بن جدعان ہے جسے جمہور محدثین نے ضعیف قرار دیا ہے۔ حافظ ابن حجر فرماتے ہیں: "ضعیف" (التقریب التہذیب: ٤٧٣٤)

صحیح مسلم میں اس کی روایت ثابت البنانی (ثقہ) کی متابعت میں ہے۔ حافظ المزی فرماتے ہیں: "روي له البخاري فی الادب (المفرد وہو غیر الصحیح) ومسلم مقرونا بثابت البنانی والباقون" (تہذیب الکمال ج13 ص275)

4) عن الاسود العامري عن ابیه قال: صلیت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم الفجر فلما سلم انحرف ورفع یدیہ ودعا" (فتاوی نذیریہ ج1 ص566 بحوالہ مصنف ابن ابی شیبہ)

یہ روایت مصنف ابن ابی شیبہ میں مجھے نہیں ملی اور مجھے نہیں ملی اور نہ کسی دوسری کتاب میں سنداً و متناً ملی ہے۔ مصنف ابن ابی شیبہ (ج1 ص302) میں جو روایت ہے وہ "انحرف" پر ختم ہے۔

اس میں "ورفع یدیہ ودعا کے الفاظ نہیں ہیں۔ یہ الفاظ کسی ناقل کا وہم ہیں جنھیں فتاویٰ نذیریہ میں سہواً نقل کردیا گیا ہے، خلاصہ یہ ہے کہ انفرادی دعا بعد از فرائض میں ہاتھ اٹھانے

والی روایات بھی سنداً ضعیف ہیں۔ یہاں بطور تنبیہ عرض ہے کہ نماز کے بعد مختلف اذکار اور دعائیں آپ ﷺ سے بطریق تواتر ثابت ہیں۔ اسی طرح دعا میں ہاتھ اٹھانا بھی متواتر ہے۔ مالک بن یسار السکونیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ((اذا سالتم اللہ فسلوہ ببطون اکفکم ولا تسالوہ بظہورہا))

اگر تم اللہ سے (دعا) کرو تو ہتھیلیاں اوپر کرکے یعنی سیدھے ہاتھوں سے مانگو ہتھیلیوں کی پشت اوپر کرکے نہ مانگو۔ (سنن ابی داود الصلوۃ باب الدعاح 1486، وسندہ حسن ولہ شاہد عند الطبرانی وقال الہیثمی فی مجمع الزوائد 10/169 ورجالہ رجال الصحیح غیر عمار بن خالد الواسطی وھو ثقہ)

اس مفہوم کی دوسری روایات بھی ہیں۔

حبیب بن مسلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لا یجتمع ملاء فیدعوا بعضھم ویؤمن البعض الا اجابھم اللہ))

(مسلمانوں کا) کوئی گروہ اگر جمع ہو اور بعض ان کا دعا کرے دوسرا آمین کہے تو اللہ تعالیٰ ان کی دعا قبول کرلیتا ہے۔ (المستدرک للحاکم ج3ص 347 ح 5478، مجمع الزوائد ج17010 بحوالہ الطبرانی وھدانی فی المعجم الکبیر ج4ص 22، 21ح 353635، 35 ابن عساکر 13/54)

اس روایت کی سند منقطع ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے۔ عبداللہ بن ہبیرہ کی سیدنا حبیب بن مسلمہ رضی اللہ عنہ سے ملاقات ثابت نہیں ہے سیدنا حبیب رضی اللہ عنہ 42 ہجری میں فوت ہوئے۔ دیکھئے تقریب التہذیب (1106) جبکہ عبداللہ بن ہبیرہ 41 ہجری میں پیدا ہوئے تھے۔ دیکھئے تقریب التہذیب (3674)

مختصراً غرض ہے کہ فرائض ونوافل کے بعد امام اور مقتدیوں کا اجتماعی دعا کرنا ثابت نہیں ہے، ہاتھ اٹھانے کی صراحت کے ساتھ انفرادی دعا والی روایات بھی غیر ثابت ہیں مجوزین حضرات عمومی دلائل اور بعض غیر ثابت روایات سے استدلال کرتے ہیں، راجح یہی ہے کہ کبھی کبھار کسی کی درخواست پر مانگ لیں تو جائز ہے۔

یہی حکم نماز جمعہ یا جلسہ واجتماع کے بعد والی دعا کا ہے۔

دعا کے بعد منہ پر ہاتھ پھیرنا دوصحابیوں۔ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اور سیدنا عبداللہ بن الزبیر رضی اللہ عنہ سے ثابت ہے۔ (الادب المفرد للبخاری باب 276 ح 609 وسندہ حسن۔ ہدایۃ المسلمین الرقم الحروف 45، دوسرا نسخہ ص 58) لہذا اس عمل کو جاہلوں کا کام بتانا صحیح نہیں۔ (شہادت، جون 2000ء)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ علمیہ

جلد1۔ کتاب الصلاۃ۔ صفحہ 463

محدث فتویٰ